از مولانا ابوالبیان - پشاور یونیورسٹی

مُلّا احمد جیون
اور
تفسیراتِ احمدیہ!

مُلّا احمد بن ابی سعید بن عبداللہ بن عبدالرزاق بن مخدوم خاص خدا الحنفی المعروف بملا جیون عہدِ عالمگیری کے مشہور عالم تھے۔ آزاد بلگرامی صاحب فرماتے ہیں:۔

این مخدوم خاصہ از مشاہیر بزرگان امیٹھی من توابع لکھنؤ است ونسبش بہ صدیق اکبرؓ منتہی می شود۔[1]

مخدوم خاصہ قصبہ امیٹھی کے مشہور بزرگوں میں سے تھے۔ آپ کا نسب سیدنا صدیق اکبرؓ سے وابستہ ہے۔ حنفی مسلک رکھتے تھے۔

۱۰۴۷ھ مطابق ۱۶۳۷ء لکھنؤ کے قریب امیٹھی میں پیدا ہوئے انہیں غیر معمولی حافظہ عطا ہوا تھا۔ جناب مولوی رحمان علی صاحب نے لکھا ہے۔ قوت حافظہ بغایتے داشت کہ قصیدہ بشنیدن یک بار می گرفت وعبارت کتب درسیہ بلا معائنہ کتاب زبانی می خواند[2]

قوت حافظہ خوب تھی۔ ایک مرتبہ سن کر قصیدہ یاد کر لیتے تھے۔ اور درسی کتابوں کی عبارت بغیر کتاب دیکھے زبانی پڑھ دیتے تھے۔ سات برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ اوائل عمر میں پہلے محمد صادق الترکی سے اور پھر مولانا لطف اللہ کوڑہ جہان آبادی سے سولہ برس کی عمر میں عقلی اور نقلی علوم کی تکمیل کی۔

ان کے تمام سوانح نگار متفقہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ شاہ اورنگ زیب نے انہیں اپنے اساتذہ میں شامل کر لیا تھا اور وہ ان کی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے۔

صاحب خزینۃ الاصفیاء لکھتے ہیں:۔

---

[1] مآثر الکرام دفتر اول صہ ۲۱۶-۲۱۷ [2] تذکرہ علماء ہند صہ ۴۵

ازعلمائے عظام وفقہائے والامقام وقت خود بود۔ استاد عالمگیر بادشاہ وشاگرد مولانا لطف اللہ جہان آبادی است[1]

بہت بڑے عالم اور اپنے وقت کے بہت بڑے فقیہ تھے۔ عالمگیر بادشاہ کے استاد اور مولانا لطف اللہ جہان آبادی کے شاگرد تھے۔

آزاد بلگرامی نے لکھا ہے۔ سلطان بہ خدمت او تلمذ کردہ[2]

بادشاہ موصوف نے آپ کی شاگردی اختیار کی۔

اردو ادارہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار کا بیان ہے:۔

"یہ یقیناً ۱۰۶۴ھ ۱۶۵۳ء اور ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۷ء کے درمیان کا واقعہ ہوگا کہ شاہ اورنگ زیب تخت نشین ہوا یہ بہت ممکن ہے کہ بادشاہ موصوف نے اپنی تخت نشینی کے بعد اس نوجوان سے بعض کتابیں پڑھی ہوں۔ شاہ عالم اول (بہادر شاہ) جو شاہ اورنگ زیب کا بیٹا اور جانشین تھا اپنے والد صاحب کی طرح آپ کی بہت عزت و تکریم کرتا تھا[3]"

ملا جیون کتنے بلند پایہ عالم تھے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ شاہ اورنگ زیب کے استاد تھے اور وہ ان کے تبحر علمی کے قائل تھے[4]

فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے اپنے آبائی شہر میں پڑھانا شروع کیا۔ ۱۰۸۷ھ ۱۶۷۶ء میں وہ اجمیر اور دہلی کو روانہ ہوئے۔ جہاں انہوں نے کافی عرصہ قیام کیا۔ تعلیم اور وعظ میں مشغول رہے۔ ۱۱۰۲ھ ۱۶۹۰ء میں وہ پہلی مرتبہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں پانچ برس قیام کے بعد ہندوستان واپس آئے۔ بعد ازاں انہوں نے شاہی ملازمت اختیار کی۔ اور کوئی چھ برس تک شاہ اورنگ زیب کے ساتھ رہے۔ جو اس زمانے میں دکن کی ریاستوں کے خلاف برسرپیکار تھے۔ ۱۱۱۲ھ ۱۷۰۰ء میں دوبارہ حجاز روانہ ہوئے۔ اور دوبارہ حج اور زیارت کرنے کے بعد ۱۱۱۹ھ ۱۷۰۴ء میں امیٹھی واپس آئے۔ دو برس مختصر قیام کے بعد انہیں شیخ یاسین عبدالرزاق القادری سے خرقۂ تصوف عطا ہوا۔ انہوں نے اپنے کثیر التعداد شاگردوں کے ساتھ دہلی کا رخ کیا۔ اجمیر میں شاہ عالم اول (۱۱۱۹ھ ۱۷۰۷ء) نے ان سے ملاقات کی۔ اور انہیں اپنے ہمراہ لاہور لے گئے۔ وہ شاہ عالم کی وفات پر دہلی لوٹے۔ اور اپنے محبوب پیشہ معلمی میں مشغول ہوگئے۔ انہوں نے اپنے آبائی شہر امیٹھی میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔

ان کا انتقال ۱۱۳۰ھ ۱۷۱۷ء یا ۱۷۱۸ء میں دہلی کی جامع مسجد میں اپنے زاویے میں ہوا۔

---

[1] خزینۃ الاصفیاء ج ۲ ص ۶۵ [2] ماثر الکرام ص ۲۱۶ [3] اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۶۰۸ [4] عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ ص ۶۰۵

لیکن ان کی لاش کو بعد میں نکال کر ان کے آبائی شہر میں دفن کر دیے گئے۔

تصانیف | ۱۔ التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیۃ۔ پانچ برس یعنی ۱۰۶۴ھ ۱۶۸۳ء تا ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۸ء کے عرصے میں تالیف ہوئی۔ ۲۔ نور الانوار۔ النسفی کی کتاب منار الانوار جو اصول فقہ پر ہے اور مدینہ منورہ کے چند طلبہ کی درخواست پر صرف دو ماہ کے مختصر عرصے میں لکھی گئی۔ یہ کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ ۳۔ السوانح۔ جو جامی کی اللوائح کی نہج پر ہے۔ حجاز میں جب وہ دوبارہ گئے تو اس وقت ۱۱۱۲ھ میں لکھی گئی۔ ۴۔ مناقب الاولیاء۔ اولیا اور مشائخ کے سوانح حیات۔ یہ کتاب انہوں نے پیرانہ سالی میں اپنے وطن میں سپرد قلم کی۔ ۵۔ آداب احمدی تصوف اور صوفیہ حضرات کے مقامات پر مشتمل ہے۔ ان کے اوائل عمر میں تالیف ہوئی[۱]

تفسیر احمدی پورے قرآن کریم کی تفسیر نہیں بلکہ ان آیات کی تفسیر ہے جو احکام سے متعلق ہیں۔

کتاب کے دیباچے میں ملا جیون نے لکھا ہے کہ اب تک کسی عالم نے ایسی تمام آیات جمع کرنے اور ان کی تفسیر کی کوشش نہیں کی جن سے احکام اخذ کیے جاتے ہیں۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ لڑکپن میں لوگوں سے سن رکھا تھا کہ امام غزالی نے اس قسم کی پانچ سو آیات جمع کی ہیں۔ مگر جب انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ یہ بیان درست نہیں۔

چنانچہ انہوں نے خود اس کام کو کرنے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب انہوں نے اس کا آغاز کیا تو ان کی عمر سولہ برس تھی اور جب فارغ ہوئے تو اکیاسی برس کے تھے۔ اور چھ برس بعد انہوں نے اس پر نظر ثانی کی۔

ماخذ | آپ نے اس کتاب کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتابوں سے اخذ کیا ہے۔

کتب تفسیر | تفسیر بیضاوی۔ الاتقان فی علوم القرآن (جلال الدین سیوطی۔ متوفی ۹۱۱ھ)۔ تفسیر حسینی۔ ملا حسین واعظ کاشفی۔ متوفی ۹۱۰ھ۔ تفسیر کشاف۔ علامہ جار اللہ زمخشری متوفی ۵۳۸ھ۔ تفسیر ظہیر الشریعہ الصوری ۶۔ تفسیر الزاہدی۔

کتب فقہ | شرح وقایہ الروایہ بمعہ حواشی۔ ہدایہ بمعہ شروح۔ الفتاوی الحمادیہ فی مسائل الفقیہہ۔

کتب اصول | اصول بزدوی۔ کشف الاسرار (شرح اصول بزدوی) حسامی۔ التوضیح۔ التلویح۔ شرح التوضیح (للتفتازانی)۔ مختصر ابن حاجب۔

کتب کلام | شرح العقائد (سعد الدین تفتازانی، ۷۹۱ھ۔ شرح المواقف (السید الشریف الجرجانی متوفی ۸۱۶ھ

---

[۱] اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۷ ص ۶۰۵

آغاز کتاب میں ملا جیون نے ایسی تمام آیات کی فہرست دی ہے جن سے احکام اخذ کئے گئے ہیں۔ اور دوسری فہرست میں ان احکام کی نوعیت بھی واضح کی ہے جن سورتوں میں احکام نہیں ہیں ان کا تذکرہ خالیۃ عنہا (احکام سے خالی ہے) کہہ کر کیا گیا ہے۔

تفسیر احمدی علماء کی نظر میں مفتی غلام سرور صاحب نے لکھا ہے۔ "کتاب تفسیر احمدی در تشریح آیات احکام قرآنی از عمدہ تصانیف وی است ۔۔ تفسیر احمدی آیات احکام قرآنی کی تشریح میں ان کی عمدہ تصانیف میں سے ہے) خزینۃ الاصفیاء ج ۲ ص ۳۶۵

چونکہ تفسیر رائج الوقت حنفی نقطہ نظر کے مطابق لکھی گئی ہے اس لئے جن حضرات کا رجحان اہلحدیث کی طرف ہے وہ اس کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان ابجد العلوم میں یوں لکھتے ہیں :۔

له تفسیر الاحمدی یختص بآیات الاحکام الفقہیۃ و نور الانوار فی شرح المنار فی اصول الفقہ علی طریقۃ الحنفیۃ وفیھما الرطب والیابس۔

آیات احکام فقہیہ پر ان کی تفسیر "تفسیر احمدی" اور اصول فقہ بر طریقہ حنفیہ میں نور الانوار (شرح المنار) ہے۔ ان دونوں کتابوں میں آپ نے رطب و یابس یعنی عمدہ اور سطحی دونوں قسم کی باتیں جمع کی ہیں۔

تفسیر احمدی کے مستنبط مسائل منسلک فہرست میں مندرج کئے جاتے ہیں۔ یہ مسائل بلقید سورت و آیات درج ہیں۔ یہ کل ۴۷۵ آیتیں ہیں۔ تعداد مسائل ۴۸۹ ہے۔ جن سورتوں سے مسائل کا استنباط کیا ہے ان کی تعداد ۶۲ ہے۔ ۵۲ سورتوں کے بارے میں لکھا ہے "خالیۃ عنہا"

اس تفصیل سے معلوم ہو گا کہ اگرچہ ملا جیون کی کوشش قابل قدر ہے۔ تاہم قرآن کریم سے مستنبط مسائل کا استیعاب کرنے میں وہ ناکام رہے ہیں اور امام سیوطی کی کتاب "الاکلیل" اور اسی طرح اس موضوع کی دوسری کتابیں اس سے زیادہ جامع ہیں۔

مجمل فہرست

نمبر شمار	نام سورۃ	تعداد آیات	شرعی تعداد مسائل		نمبر شمار	نام سورۃ	تعداد آیات	شرعی تعداد مسائل
۱۔	سورۃ البقرہ	۶۳	۷۵		۶۔	سورۃ الاعراف	۱۹	۱۸
۲۔	" آل عمران	۱۲	۱۳		۷۔	" الانفال	۲۱	۲۳
۳۔	" النساء	۵۴	۶۱		۸۔	" البراءت	۲۵	۳۱
۴۔	" المائدہ	۲۶	۲۸		۹۔	" یونس	۱	۴
۵۔	" الانعام	۱۹	۲۰		۱۰۔	" ہود	۲	۲

۱۱-	سورہ یوسف	۳	۶	۳۷	سورہ الدخان	۳	۳
۱۲-	″ ابراہیم	۱	۱	۳۸	″ احقاف	۴	۴
۱۳-	″ النحل	۱۱	۱۱	۳۹	″ محمد	۱	۱
۱۴-	″ بنی اسرائیل	۷	۱۰	۴۰	″ فتح	۷	۸
۱۵-	″ کہف	۲	۲	۴۱	″ حجرات	۳	۵
۱۶-	″ مریم	۱	۱	۴۲	″ ذاریات	۲	۲
۱۷-	″ طٰہٰ	۳	۳	۴۳	″ طور	۱	۲
۱۸-	″ انبیاء	۵	۳	۴۴	″ نجم	۲	۲
۱۹-	″ حج	۱۲	۱۴	۴۵	″ قمر	۱	۱
۲۰-	″ مومنون	۳	۲	۴۶	″ رحمٰن	۱	۱
۲۱-	″ نور	۲۸	۲۶	۴۷	″ واقعہ	۷	۴
۲۲-	″ فرقان	۲	۳	۴۸	″ مجادلہ	۴	۲
۲۳-	″ شعراء	۵	۴	۴۹	″ حشر	۵	۵
۲۴-	″ نمل	۱	۱	۵۰	″ ممتحنہ	۵	۷
۲۵-	″ قصص	۲	۲	۵۱	″ جمعہ	۳	۳
۲۶-	″ روم	۴	۴	۵۲	″ منافقون	۲	۲
۲۷-	″ لقمان	۳	۳	۵۳	″ طلاق	۵	۶
۲۸-	″ سجدہ	۱	۲	۵۴	″ تحریم	۲	۲
۲۹-	″ احزاب	۱۵	۱۷	۵۵	″ نوح	۳	۵
۳۰-	″ یٰس	۲	۲	۵۶	″ جن	۱	۱
۳۱-	″ صٰفٰت	۱	۲	۵۷	″ مزمل	۳	۳
۳۲-	″ ص	۱	۱	۵۸	″ مدثر	۱۸	۵
۳۳-	″ زمر	۳	۵	۵۹	″ قیامۃ	۲	۲
۳۴-	″ مومن	۱	۱	۶۰	″ انشقاق	۳	۳
۳۵-	″ شوریٰ	۶	۴	۶۱	″ اعلیٰ	۲	۲
۳۶-	″ زخرف	۲	۲	۶۲	″ کوثر	۲	۲
						۲۵۷	۲۸۹